امام کے ساتھ سالانہ اجرت طے ہوئی اور اس نے پہلے ہی امامت چھوڑ دی، تو کیا اتنے دنوں کی اجرت ملے گی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم اپنے گاؤں کی مسجد کے لئے ایک امام صاحب لائے، جن کے ساتھ یہ طے پایا کہ آپ پنجگانہ نمازیں، نمازِ جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھائیں گے، جس کے عوض ہم آپ کو سالانہ اجرت دینگے، جس میں بڑی عید (عیدالاضحیٰ) پر 30 ہزار روپے اور چھوٹی عید (عیدالفطر) پر 50 ہزار روپے دینگے اور سالانہ آپ کو 30 من گندم بھی دینگے، اب وہ امام صاحب 2 ماہ نمازیں پڑھانے کے بعد چھوڑ کر چلے گئے ہیں، اب پوچھنا یہ ہے کہ ان کو اس رقم اور گندم میں سے کچھ ملے گا یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں امام صاحب کو طے شدہ اجرت میں سے 2 ماہ کی مقدار جتنی رقم اور گندم بنتی ہے، وہ بطور اجرت دینا لازم ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ امام مسجد کی حیثیت اجیر خاص کی ہوتی ہے کہ وہ جتنے اوقات کی نمازیں پڑھائیں گے، اتنی اجرت کے مستحق ہونگے اور طے شدہ چھٹیوں کے علاوہ جن نمازوں کے اوقات میں چھٹی کرینگے، اتنی اجرت انہیں نہیں ملے گی، نیز اجیر خاص جب بعض کام کرے تو وہ اس کے مطابق بعض اجرت کا مستحق ہوتا ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں امام صاحب چونکہ 2 ماہ نمازیں پڑھاتے رہے ہیں، اس لئے 2 ماہ کی نمازیں پڑھانے کی اجرت ان کو ملے گی۔

علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "ویفتی الیوم بصحتھا لتعلیم القرآنِ والفقہ والأمامۃ والاذان" ترجمہ: اور دورِ حاضر میں تعلیمِ قرآن وفقہ، امامت اور اذان پر اجرت کے صحیح ہونے کا فتوی دیا جائے گا۔ (درمختار، جلد 06، صفحہ 55، دارالفکر، بیروت)

اجیر خاص کے تسلیمِ نفس سے اجرت کے مستحق ہونے کے متعلق شمس الآئمہ، امام سَرَخسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں : "ان استحقاق الأجر بتسليم نفسه لذلك العمل "ترجمہ : **بیشک** (اجیر خاص کے لئے) اجرت کا استحقاق اس کام کے لئے اپنے نفس کو سپرد کرنے سے ہوتا ہے۔ (المبسوط للسرخسی، جلد15، صفحہ 161، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

فتاوٰی امجدیہ میں ہے : "جب وہ امام نماز پڑھانے کے لئے اجیر ہے تو جن وقتوں کی نماز نہ پڑھائے گا، ان وقتوں کی تنخواہ کا مستحق نہیں ہوگا کہ **اجیر خاص جب تک تسلیم نفس نہ کرے وہ مستحق اجر نہیں۔۔۔ حسب فتوٰی متاخرین امام کو اجیر رکھنا جائز ہے اور اب اسی پر عمل ہے۔** "(فتاوٰی امجدیہ، کتاب الاجارہ، جلد03، صفحہ 274، 279، مطبوعہ آرام باغ، کراچی)

اجیر خاص کے بعض کام کرنے سے بعض اجرت کے مستحق ہونے کے متعلق علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں : "يجب الأجر بالبعض لكونه مسلما إلى المستأجر "ترجمہ : بعض کام کرنے کی بھی اجرت واجب ہوگی کہ اجیر نے بعض کام، مُستَاجِر (اجیر رکھنے والے) کو سپرد کر دیا ہے۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد07، صفحہ 301، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحْمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : "مدرسین وامثالہم اجیر خاص ہیں اور اجیر خاص پر وقت مقررہ معہود میں تسلیمِ نفس لازم ہے اور اسی سے وہ اجرت کا مستحق ہوتا ہے۔۔۔۔ ہاں! اگر تسلیم نفس میں کمی کرے، مثلاً : بلا رخصت چلا گیا، یا رخصت سے زیادہ دن لگائے یا مدرسے کا وقت چھ گھنٹے تھا، اس نے پانچ گھنٹے دئیے بہر حال جس قدر تسلیم نفس میں کمی کی ہے اتنی تنخواہ وضع ہوگی (یعنی کاٹی جائے گی)۔ معمولی تعطیلیں مثلاً جمعہ وعیدین ورمضان مبارک کی یا جہاں مدارس میں سہ شنبہ کی چھٹی بھی معمول ہے، وہاں یہ بھی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں کہ ان ایام میں بے تسلیم نفس بھی مستحق تنخواہ ہے۔ "(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 506، رضا فاؤنڈیشن)

مذکورہ بالا مسئلہ کی نظیر کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 1252ھ/ 1836ء) لکھتے ہیں : "مطلب في الإمام والمؤذن إذا مات في أثناء السنة۔۔۔أن المدرس ونحوه من أصحاب الوظائف إذا مات في أثناء السنة يعطى بقدر ما باشر ويسقط الباقي "ترجمہ : **امام اور مؤذن کے دوران سال وفات پا جانے کے متعلق فصل۔۔۔۔ بیشک مدرس اور اس کی مثل وظیفہ لینے والی شخصیات جب دورانِ سال وفات پا جائیں تو**

ان (کے ورثاء) کو ان کے کام کی مقدار اجرت دی جائے گی اور باقی اجرت ساقط ہو جائے گی۔ (ردالمحتار علی درمختار، کتاب الوقف، جلد04، صفحہ 417، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں : "امام و مؤذن کا سالانہ مقرر تھا اور اثناء (دورانِ) سال میں انتقال ہو گیا تو جتنے دنوں کام کیا ہے، اُتنے دنوں کی تنخواہ کے مستحق ہیں، انکے ورثہ کو دی جائے۔۔۔ امام و مؤذن میں سالانہ کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ ششماہی یا ماہوار تنخواہ ہو، جیسا کہ ہندوستان میں عموماً ماہوار تنخواہ ہوتی ہے، **سالانہ یا ششماہی اتفاقاً ہوتی ہے اور درمیان میں انتقال ہو جائے تو اتنے دنوں کی تنخواہ کا مستحق ہے۔**" (بہارِ شریعت، جلد02، صفحہ 546، 547، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : OKR-0069

تاریخ اجراء : 04ربیع الاول 1447ھ/29اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net